باب: 35

امام ابن حنبلؒ

(781 - 856 AD)

ابن حنبلؒ کا نام احمد، اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کو شیخ الاسلام، امام المسلمین اور قدوۃ المتقین کے القابات سے نوازا گیا۔ آپ ربیع الاول 164AH/781AD میں بغداد کے شہر میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد بن حنبل ہے۔ آپ کی پیدائش کے دو سال بعد آپ کے والد انتقال کر گئے۔ یوں آپ کی پوری نگہداشت آپ کی والدہ نے کی۔

ابتدائی تعلیم بغداد میں ہوئی۔ تقریباً 15 برس کی عمر میں حدیث کی سماعت شروع کی۔ آپ کے پہلے استاد امام ابو یوسفؒ تھے۔ امام شافعیؒ بھی آپ کے استاوں میں سے تھے۔ بعد میں اور محدثین سے بھی استفادہ کیا۔ ان کے علاوہ آپ کے اساتذہ میں بشر بن المفضل، اسماعیل بن علیہ، سفیان بن عینیہ، یحییٰ بن سعید، الطبالسی اور عبداللہ بن نمیر شامل ہیں۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری، مسلم، ابو داؤد، اسود بن عامر اور یزید بن ہارون ہیں۔ اِن لوگوں نے اپنے پاس کا سرمایۂ حدیث، امام احمد بن حنبلؒ کو دیا اور ان کے پاس سے ان کا سرمایۂ حدیث حاصل کیا۔

آپ نے 180AH/796AD سے 198AH/814AD کے دوران کئی بار حج کئے۔ ایک بار تو تقریباً پورے سال ہی آپ کا مکہ میں قیام رہا۔ 199AH/815AD میں آپ یمن گئے اور حضرت عبدالرزاق محدث سے حدیثیں سنیں۔ اس درس میں آپ کے ساتھ امام الجرح، امام اہل المشرق اسحٰق راہو وغیرہ بھی شریک ہوتے تھے۔ اس کے بعد آپ عراق واپس پہنچے لیکن اس بار بغداد کی بجائے آپ نے کوفہ میں سکونت اختیار کی۔

امام ابن حنبلؒ کی تصانیف میں کتاب العمل، کتاب الناسخ والمنسوخ، کتاب الزاہد، کتاب المسائل کتاب الفضائل، کتاب المناسک اور کتاب الایمان زیادہ مشہور ہیں۔ امام صاحب کی سب سے معظم کتاب "کتاب المسند" ہے، جس میں آپ نے ہزاروں حدیثوں کو جمع کیا ہے۔ حنبل بن اسحٰق نے روایت کی کہ میرے چچا امام احمد فرماتے تھے "۔۔ میں نے اس میں 50,700 سے کچھ زیادہ ہی حدیثیں جمع کی ہیں۔ اگر مسلمان، رسول اکرمؐ کی کسی حدیث میں جھگڑیں تو انہیں اس میں تلاش کرنا چاہیے۔ اگر پالیں تو صحیح سمجھیں اور نہیں تو نہیں۔۔"۔

Siddiqui Publications

اسی بات کو آپ کے صاحبزادے عبداللہ نے بھی بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ تو حدیث کی کتابت کو مکروہ سمجھتے تھے، پھر یہ مسند کیوں لکھی ۔۔۔؟ فرمایا، اس لیے کہ لوگ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں اختلاف کریں تو اس کی طرف رجوع کریں۔ تاہم ابو موسیٰ المدینی کہتے ہیں کہ یہ کیونکر کہا جا سکتا کہ کتاب المسند میں "سب کچھ" ہے۔

عباسی حکمران مامون الرشید کے عہد میں معتزلہ فرقہ، مامون کے بہت قریب آ چکا تھا۔ خلیفہ ان کی صحبت میں بیٹھ کر مناظرے کرنے اور دین کے متفق علیہ مسائل کو بھی رَد کرنے اور کرانے کا شوقین ہو گیا تھا۔ اُن دنوں معتزلی علماء کی ایک جماعت نے قرآن کو مخلوق اور حادث قرار دے دیا اور مامون کو اُکسایا کہ وہ پوری اُمت کو بھی اس کا قائل ہونے پر مجبور کرے۔ زیادہ تر نے تو مجبوراً اسے مان لینے میں ہی عافیت جانی لیکن کچھ نے اس بات کی بھرپور مدافعت کی۔ ان میں خصوصیت کے ساتھ امام احمد بن حنبلؒ کی ذاتِ گرامی تھی ۔۔۔ محمد بن نوح نیشاپوری نے بھی آپ کا بھرپور ساتھ دیا۔ مامون الرشید نے ان دونوں کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ مامون ان کے خلاف کچھ کرتا خود مامون ہی کو موت نے آ لیا۔ اس کے بعد معتصم نے عنانِ حکومت سنبھالی۔ معتصم نے احمد بن حنبلؒ اور محمد بن نوح نیشاپوری کے پیروں میں بیڑیاں ڈال کر انہیں بغداد بھیج دیا۔ راستے میں محمد بن نوحؒ انتقال فرما گئے۔ امام صاحبؒ بغداد کی جیل میں کوئی دو سال کے قریب بیڑیوں سمیت بند رہے۔ پھر ایک روز آپ کو معتصم کے پاس لایا گیا۔ اُس نے آپ کا موقف دریافت کیا۔ امام احمدؒ نے فرمایا"۔۔ قرآن، علم اللہ ہے۔ اور جس نے اللہ کے علم کو مخلوق کہا اس نے کفر کیا۔۔"۔ اس بات پر امام صاحب اور معتزلی علماء کا تین روز تک مناظرے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آپ نے ہر طرح کے دلائل سے انھیں زیر بھی کر دیا لیکن پھر بھی خلیفہ معتصم نہ مانا۔ امام صاحب کو اتنے کوڑے مارے گئے کہ آپ شدید زخمی ہو گئے پھر بھی آپ کسی طور اپنے موقف سے ہٹنے کو تیار نہ ہوئے۔ تھک ہار کر معتصم نے آپ کو بغداد واپس بھیج دیا۔ امام احمدؒ اس واقعہ کے بعد گھر پہنچے۔ پہلے اپنے زخموں کا علاج شروع کیا۔ اللہ نے شفا دی۔ لیکن پھر ایسے گوشہ نشین ہوئے کہ درسِ حدیث تک سب موقوف ہو گئے۔ یہ صورت خلیفہ معتصم اور اس کے بعد خلیفہ واثق محمد کے زمانہ تک جاری رہی ۔۔۔ جب متوکل علی اللہ بر سر اقتدار ہوئے تو لوگ اس بات سے خوش ہوئے کہ وہ معتزلہ فرقہ کی بجائے اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ خلیفہ متوکل علی اللہ نے اپنی طرف سے امام کا خیال بھی رکھا اور آپ کے احترام میں کوئی کمی بھی نہ چھوڑی۔ تاہم ان کے نائبین نے آپ کو ساری زندگی پریشان ہی رکھا۔

امام احمد ابن حنبلؒ کے ایک شاگرد مسدد بن مسرم جب اُس وقت کے پھیلے ہوئے رافضی فرقے کے فتنوں اور معتزلہ کے خلق قرآن کے مسائل کی عام بحثوں سے چکرائے تو انہوں نے اپنے استاد سے خط لکھ کر دریافت کیا کہ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح سنت مبارکہ ہے کیا۔۔۔۔؟ جواباً امام صاحبؒ نے جو کچھ لکھا اس سے امام صاحب کے عقائد ہمارے سامنے آتے ہیں۔ آپ کے خط کے بنیادی نکات درجہ ذیل ہیں۔۔۔ ایک طرح سے ان نکات کو حنبلی مذہب کی تفصیل بھی کہا جا سکتا ہے۔

- قرآن پر کسی چیز کو مقدم نہ کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور غیر مخلوق ہے۔ لوحِ محفوظ میں جو ہے وہ بھی غیر مخلوق ہے۔ جس نے انہیں مخلوق کہا وہ کافر ہے۔
- اللہ کے کلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مرتبہ ہے۔ اور آپؐ کی حدیث کے ساتھ صحابہؓ اور تابعین کے آثار بھی قابل قبول ہیں۔
- ایمان، قول و عمل کا نام ہے۔ ایمان، نیکی کرنے سے بڑھتا ہے اور برائی کرنے سے گھٹتا ہے۔ کبھی انسان ایمان سے نکل جاتا ہے مگر جب توبہ کرتا ہے تو ایمان اس میں آجاتا ہے۔
- اگر کسی شخص نے کسی فرض کو اپنی لاپرواہی سے ترک کر دیا تو اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اسے بخش دے یا عذاب کرے۔
- قضاو قدر، خیر و شر اور اچھا و برا، سب ہی اللہ کی طرف سے ہے۔
- اللہ نے جنت اور جنت والوں کو، یا دوزخ اور اہل دوزخ کو، سارے عالم کے پیدا کرنے سے قبل ہی پیدا کیا۔
- جس نے یہ گمان کیا کہ جنت کی نعمتوں یا دوزخ کے عذاب کو فنا ہے اس نے کفر کیا۔
- آنحضرتؐ کی شفاعت سے ایک جماعت دوزخ سے نکل کر جنت میں جائے گی۔
- اہلِ جنت اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کر سکیں گے۔
- دجال یقینی اس امت میں نکلے گا۔
- عیسیٰؑ ابن مریم اس دنیا میں ظہور پذیر ہونگے۔
- دس حضرات جنتی ہیں۔ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ، سعیدؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ اور ابو عبیدہ بن جراحؓ کو میں نے اس لیے جنتی کہا کیونکہ رسول کریمؐ نے ان کو جنتی کہا۔

Siddiqui Publications

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے عیوب بیان کرنے اور اُن کے آپس کے تنازعات کا ذکر کرنے سے اپنی زبان کو روکو۔ جب کہ ان کہ فضائل بیان کیا کرو۔
- نکاح، ولی، ناکح اور دو گواہوں کے بغیر صحیح نہیں۔
- متعہ، قیامت تک کے لیے حرام ہے۔
- نماز میں رفع یدین کرنا، آمین بالجہر کہنا اور مسلمان امراء کے لیے دعا کرنا، حسنات ہیں۔
- مسجد میں جانے کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھنا ضروری ہے۔
- وتر ایک رکعت ہے۔
- نماز، چاہے وہ جمعہ ہو یا عیدین، ہر اچھے اور برے کے پیچھے جائز ہے۔ اُس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔
- ہر اہلِ قبلہ کی نمازِ جنازہ پڑھو۔
- اصولِ سنت، ہمارے نزدیک وہ ہیں جن پر اصحابِ رسولؐ تھے۔ اور انہیں کی اقتدا کرنی چاہیے۔ اور بدعت کو چھوڑنا چاہیے کیونکہ ساری بدعتیں گمراہی ہیں۔
- اعمال میں سوائے نماز کے اور کسی عمل کو ترک کرنے سے کفر لازم نہیں آتا۔
- ہر امیر اور والی کی اطاعت لازم ہے، چاہے وہ برے ہوں یا اچھے۔ ہر وہ شخص جو خلیفہ بنایا گیا یا غلبہ سے بھی خلیفہ ہو گیا، وہ خلیفۃ المسلمین ہے۔ کسی امیر کے فسق کے سبب اس کے ساتھ جہاد و غزوات سے رکنا نہیں چاہیے۔ اسی طرح مالِ غنیمت کی تقسیم اور حدودِ شرعی کا قیام، یہ سب امیر کا کام ہے۔

عرب کے بعض خطوں میں حنبلی مذہب رائج ہے۔ آج کل حکومت سعودی عربیہ کا سرکاری مذہب بھی یہی ہے۔

امام احمد ابن حنبلؒ کا انتقال طویل علالت کے بعد 241AH/856AD میں ہوا۔

Siddiqui Publications